دکھاوا
NC Arts
از قلم عشاء افضل
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دکھاوا

از قلم

عشاء افضل

www.novelsclubb.com

"واو یار تمہاری پکس تو بہت اعلی ہیں۔"

پرائیویٹ کالج کی کنٹین میں بیٹھی نوشابہ نے اس کے مہنگے فون میں موجود تصاویر دیکھ کر داد دینے والے انداز میں کہا۔

"اچھی کیسے نہ آتی۔بیک گراؤنڈ میں جب ایفل ٹاور ہو گا تو حسین تو خود بخود ہو جائیں گی۔"

ایک ادا سے اپنے سنہری ڈائی شدہ بال جھٹکتے مشعل نے اتراتے ہوئے باور کروایا۔

"یار تمہاری قسمت تو بہت اچھی ہے۔اتنے سارے ممالک گھوم آئی ہو اور وہ وہ ملک بھی جن کے نام بھی مجھے معلوم نہیں۔"

www.novelsclubb.com

نوشابہ کو اس کی قسمت پر رشک آرہا تھا جو کم عمری میں اتنے ممالک سے ہو کر آچکی تھی۔

"سب قسمت میں نہیں ہوتا ڈئیر۔۔۔ قسمت خود بنائی جاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے خود بنائی۔"

"پر ہم لوگ تو پوری عمر کپڑوں اور جوتوں کے لیے ہی ترستے رہ جاتے ہیں۔ اور ایسی شاندار زندگی کا تو خواب بھی دیکھنا ہم پہ جرم ہے۔"

"کیوں بھئی؟ تم سے کس نے کہہ دیا کہ تم میری طرح ہائی سٹینڈرڈ لائف نہیں گزار سکتی۔"

بھنویں سکیڑتے ہوئے اس نے نوشابہ کو گھور کر دیکھا۔

"پھر میں کیا کروں؟"

نوشابہ نے منہ لٹکاتے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے گھر والے تو کبھی تمہارا داخلہ پرائیویٹ کالج میں نہ کرواتے یہ تو بھلا ہو کہ تم اپنی ذہانت کے بل بوتے یہاں پڑھنے آگئی۔اور رہی بات پیسوں کی تو وہ یقینا تم سے چھپا رہے ہوں گے۔ تم چوری کرو اور اپنے خواب پورے کر لو۔"

مشعل نے ہاتھوں سے یوں اشارہ کیا گویا سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔

"میں اور چوری۔۔۔ نہیں مشعل میں یہ سب نہیں کر سکتی۔ میرے والدین غریب ہیں ان کے پاس کچھ نہیں ہو گا۔"

چوری کے نام پہ نوشابہ نے حیرت سے مشعل کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

آخر میں اس کا لہجہ اداس ہو چکا تھا۔

"سارے والدین یہی کہتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا حالانکہ اتنا مال جمع کیا ہوتا ہے۔بس دیتے نہیں ہیں تمہارے ماں باپ بھی تمہیں ترسا رہے ہیں۔"

"لیکن میرا نہیں خیال کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں وہ تو بہت معصوم ہیں۔"

www.novelsclubb.com

بھولے ماں باپ کا چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے لہرایا۔

"کوئی معصوم نہیں ہوں گے ایک بار گھر جا کر ان کے کمرے کی تلاشی لینا۔ دیکھنا کتنے پیسے بر آمد ہوں گے۔ اور ہاں یاد آیا میں نے اپنے پورے گروپ کو پارٹی پہ انوائیٹ کیا ہے۔ تم بھول تو نہیں گئی؟"

"پر مشعل مجھے اجازت نہیں ملے گی اور تمہیں تو پتا ہی ہے کہ میرے پاس اچھے کپڑے بھی نہیں ہیں۔"

"تم اجازت لے لو کپڑوں کا بندوبست میں خود کر لوں گی۔ اور ہاں اگر اجازت نہ بھی ملی تو تم جھوٹ بول لینا ان کو کونسا علم ہونا ہے۔"

"سچی! لیکن میں نے جھوٹ نہیں بولنا۔ دیکھنا میں امی کو منا لوں گی۔"

خوشی اور جوش میں پہلے یقین دہانی کی اور پھر اپنا مدعا بھی بیان کر دیا کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گی۔

"ہاں ہاں اتنا تو میں تمہارے لیے کر ہی سکتی ہوں۔"

"تم بہت اچھی ہو مشعل۔"

وہ خوشی میں اس کے گلے لگ گئی۔

"مجھے پتا ہے نوشابہ"

نوشابہ پیچھے ہٹی اور اس کو بائے بول کر واپس اپنے گھر کی راہ لی۔ ٹیڑھے راستوں سے گزرتی، سخت دھوپ میں خوار ہوتی، بار بار ماتھے سے پسینہ پونچھتی بالآخر وہ اپنے گھر پہنچی جو محض دو مرلے کا تھا اور دیواروں پر موجود پلستر جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے اینٹیں صاف دکھائی دے رہی تھی اور جس پر پینٹ کرنے کے بھی پیسے نہیں تھے۔ اس نے اپنے چہرے کو نقاب سے ڈھکا ہوا تھا جس سے صرف اس کی کالی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں ہی دکھائی دے رہی تھی جن سے اس نے اپنے گھر کو دیکھا تو اسی لمحے اسے مشعل کی باتیں یاد آئیں۔

"نہیں اتنے پیسے ہوتے تو گھر کی مرمت نہ کروا لیتے۔"

خود کلامی کرتی وہ اندر داخل ہوئی جہاں اس کی ماں چولہے کے پاس بیٹھی کھانا پکا رہی تھی۔اس نے ماں کو سلام کیا اور ان کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"ارے میری نوشی آگئی۔کیسی جا رہی تیری پڑھائی بچے؟"

ماں نے بہت پیار سے اس کا ماتھا چوما اور اس کی پڑھائی کا حال احوال پوچھا۔

"امی پڑھائی تو ٹھیک جا رہی ہے۔مجھے ناں آپ سے اجازت چاہیے تھی۔"

وہ کشمکش میں مبتلا تھی کیونکہ اپنی ماں کا جواب بھی جانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کونسی اجازت چاہیئے بچے۔"

نرم انداز میں اس سے پوچھا۔اس کے گھر میں سب ہی نرم مزاج کے مالک تھے۔ ان کے گھر میں کبھی لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے تھے چھوٹا لیکن پر سکون گھر تھا۔ اس کے تینوں چھوٹے بہن بھائی گورنمنٹ سکول ہی جاتے تھے۔اس نے بھی

گورنمنٹ سکول سے ہی میٹرک کیا تھا مگر بہت اچھے اور امتیازی نمبروں کی بدولت اسے شہر کے مشہور پرائیویٹ کالج میں مفت داخلہ مل گیا تھا۔ان کا گھر کالج سے کافی فاصلے پر تھا جس کی وجہ سے وہ صبح سویرے پہلی بس کے آنے سے قبل بس کی مطلوبہ جگہ پر موجود ہوتی تھی۔پیسے کم ہونے کی وجہ سے وہ بس میں ہی سفر کیا کرتی تھی اور واپس بھی قطاروں میں لگ کر خوار ہوتی بس میں ہی آتی تھی۔بس والا اسے مین روڈ پر اتار دیتا تھا جہاں سے آگے وہ پیدل ہی اپنے گھر آتی تھی۔

لیکن اسے کبھی یہ مشکل محسوس نہیں ہوتا تھا۔ان کو شروع سے ہی محنت مشقت کی عادت تھی۔

www.novelsclubb.com

"امی میری دوست نے پارٹی رکھی ہے مجھے وہاں جانا ہے۔"

انگلیاں مروڑتے ہوئے وہ اپنی ماں کے تاثرات بھی بھانپ رہی تھی۔

"کہاں رکھی ہے؟"

ماں کی حیثیت سے انہوں نے نہایت معقول سوال پوچھا۔

"امی وہ ناں ایک بڑا فائیو سٹار ریسٹورنٹ ہے۔"

ہاتھ سے بہت بڑے کا اشارہ کیا۔

"ہیں ہیں۔۔۔کیا ہے؟"

اس کی ماں کو جگہ کی سمجھ تو نہیں آئی مگر اپنی بیٹی کے چہرے کی خوشی سے وہ کوئی بھلی جگہ ہی معلوم ہو رہی تھی۔

"امی ہوٹل، وہ جو بڑا سا ہوتا ہے جہاں امیر کبیر لوگ آتے ہیں۔"

وہ پر جوش سی بتانے لگی۔

"نوشی تو کالج جا کر تھک جاتی ہو گی ادھر امیروں میں جا کر کیا کرے گی۔"

وہ اپنی بیٹی کو احساس کمتری سے بچانا چاہتی تھیں۔

"امی مجھے بہت شوق ہے۔مجھے جانے دو ناں۔"

منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تیرے پاس تو اتنی اچھی جگہ پر پہننے کے لیے کپڑے بھی نہیں ہیں۔"

اس کی ماں نے اس کی توجہ دوسری جانب مبذول کروائی جس کا انتظام وہ پہلے سے کر کے آئی تھی۔

"امی اس کی فکر نہ کریں وہ میری دوست ہے ناں مشعل وہ کہہ رہی تھی کہ وہ مجھے اتنی دیر کے لیے اچھا جوڑا لا دے گی۔"

"بچے کسی سے مانگتے نہیں ہیں جو اپنے پاس ہوتا ہے اسی پر صبر شکر کرتے ہیں۔"

"امی اتنی عمر صبر شکر ہی تو کیا ہے اب اگر تھوڑی دیر کے لیے اچھے کپڑے پہن لوں گی اور اچھی جگہ سے اچھا کھانا کھا لوں گی تو کوئی ناشکری تو نہیں بن جاؤں گی۔"

اس کا لہجہ بدتمیزی والا ہو گیا تھا۔ جس پہ اس کی ماں نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اچھا بچے چلی جانا میں تیرے ابو کو بھی منا لوں گی۔"

"شکریہ امی"

خوشی سے چہکتی وہ اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔

"خوش رہو بچے۔اللہ تجھے ڈھیروں خوشیاں اور کامیابیاں دے۔اللہ تجھے بھاگ لگائے اور تو ہمیشہ راج کرے۔"

"آمین امی"

"اچھا یونیفارم بدل لے۔میں تیرے لیے کھانا لاتی ہوں۔"

امی کی بات سنتی وہ خوشی خوشی بہن بھائیوں کے مشترکہ کمرے کی جانب چلی گئی۔

چاروں بہن بھائی ایک ہی کمرے میں رہتے تھے اور ایک کمرے میں اس کے امی ابو رہتے تھے۔دو کمروں اور ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی پر مشتمل یہ گھر ان کی مضبوط پناہ گاہ تھی۔

اگلی صبح وہ کالج آئی تو اس کا گروپ اس کے انتظار میں ہی کھڑا تھا۔

"نوشی کتنی دیر کر دی تم نے، ہم کب سے تمہارے منتظر تھے۔"

"سوری وہ بس مس ہو گئی تھی اس لیے دوسری بس پکڑتے دیر ہو گئی۔"

بس کے نام پہ وہ شرمندہ ہوئی تھی۔شاید یہ احساس کمتری ہی تھا جس سے اس کی ماں اسے محفوظ رکھنا چاہتی تھی۔

"اومائی گاڈ ایک تو تم اور تمہاری بس۔اب چلو جلدی سے چینجنگ روم میں جا کر کپڑے تبدیل کر لو۔"

ان کے کالج میں سپورٹس کا ایک الگ سے ڈیپارٹمنٹ تھا جہاں چینجنگ روم بھی موجود تھا۔اس نے جب کپڑے تھامے تو جینز اور شارٹ شرٹ دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔

"میں یہ کپڑے نہیں پہن سکتی۔"

ڈر کے مارے کپڑے تقریباً اچھالتے وہ جھرجھری لیتے گویا ہوئی۔

"وہ کیوں بھئی؟"

مشعل کو اس کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

"تم تو جانتی ہو میں یہ کپڑے نہیں پہنتی مجھے عادت نہیں ہے۔"

"عادت ڈالو گی تو بن بھی جائے گی اتنی خوبصورت ہو اور ایسے کپڑوں میں تو قیامت لگو گی۔"

"لیکن۔۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں، ارم تو جا اس کے ساتھ چینجنگ روم تک ہم ادھر انتظار کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

ارم تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسے لے کر گئی۔ جب وہ واپس آئی تو اس کی دوستیں یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ ارم نے اس کے چہرے پر ہلکا پھلکا میک اپ بھی کر دیا تھا۔ جس نے اس کے معصوم حسن میں بے پناہ اضافہ کیا تھا۔

"واہ یار نوشی تم تو آفت لگ رہی ہو۔ آج تو پکا کوئی تمہارا دیوانہ ہو جائے گا۔"

نوشابہ کو فلحال ان کی کوئی بھی بات سنائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ خود کو چادر سے ڈھانپنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی جس کو مشعل نے چادر کھینچتے ہوئے ناکام بنایا۔

"یار کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ہم میں سے کسی نے دوپٹہ نہیں لیا اور تم اتنی بڑی چادر اوڑھ کر بوڑھی اماں کیوں بن رہی ہو۔ جوان ہو یہی تو عمر ہے فیشن کی۔"

"میں نے یہ کپڑے تو پہن لیے ہیں لیکن میں چادر کے بغیر کہیں نہیں جاوں گی۔"

اس نے ہمت کر کے گویا دھمکی دی۔

"اچھا اچھا ایسے ہی چلو۔"

مشعل اپنا اور اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے مان گئی۔ ان کے کالج کے قریب ہی فائیو سٹار ریسٹورنٹ موجود تھا۔ مشعل نے وہاں پہلے سے ہی ایک

www.novelsclubb.com

ٹیبل بک کروایا ہوا تھا۔ وہ وہاں جا کر بیٹھے تو نوشابہ نے سکون کا سانس بھرا۔ پورا راستہ لوگ عجیب غلیظ نظروں سے اس کو دیکھ رہے تھے۔ اسے خود سے شرم محسوس ہو رہی تھی۔ یہاں بیٹھے ہوئے بھی اس نے چادر کو نیچے تک پھیلا چھوڑا تھا۔

وہ کھانا کھا چکی تھی جب اس نے یقین دہانی کے لیے اپنا بیگ کھولا کہ یونیفارم اس کے پاس ہی ہے لیکن افسوس۔۔۔ وہ یونیفارم کالج میں ہی بھول گئی تھی۔ اس نے اپنا مسئلہ پیش کیا تو اس کی دوستوں نے اسے تسلی دی کہ وہ ہائی لیول کا کالج ہے اس کا یونیفارم چوری نہیں ہوگا۔ اس کی ساری دوستوں نے یہیں سے اپنے اپنے گھروں کو جانے کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے یہ کپڑے تبدیل کرنے ہیں اور میرا یونیفارم کالج میں ہے۔"

اسے جلد از جلد ان کپڑوں سے نجات چاہیے تھی۔

"یار میں گارڈ انکل کو فون کر کے کہہ دوں گی وہ یونیفارم سنبھال کر رکھ لیں گے تم یہی سے چلی جاؤ۔"

مشعل کے پاس کالج کے چند اساتذہ اور گارڈ کا نمبر محفوظ تھا۔

"نہیں میں اس حلیے میں گھر نہیں جا سکتی۔آئندہ امی نے مجھے کہیں جانے کی اجازت نہیں دینی۔"

"چلو پھر خود ہی چلی جانا ہم تو اپنے گھروں کو جا رہے ہیں بھئی۔"

ارم نے خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے عجیب مصیبت میں ڈال دیا تھا۔

"کوئی تو میرے ساتھ کالج تک آجائے۔"

وہ تقریبا رو دینے کو تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اکیلی کو کیا مسئلہ ہے؟"

مشعل نے اکتائے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔

"مجھے اس حلیے میں اکیلی جانے پہ مسئلہ ہے۔لوگ عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں ان کی نگاہیں آر پار گزرتی محسوس ہوتی ہیں۔"

بالآخر اس نے اپنا مسئلہ ان کے گوش گزار کیا۔

"او ہو لڑکی۔۔۔وہ تو رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔اتنی حسین لڑکی وہ بھی اتنے خوبصورت کپڑوں میں۔تم تیار کیوں نہیں رہتی نوشی تمہیں دیکھ کر تو لوگ آنکھ جھپکنا بھول جائیں گے۔"

مشعل قابل رشک نگاہوں سے اس کو دیکھ رہی تھی۔جو سچ میں حسن کا مجسمہ تھی مگر اس کی ماں نے ہمیشہ اسے پردے کی تلقین کی تھی کیونکہ وہ اسے دنیا کی بری نظروں سے بچا کر رکھنا چاہتی تھیں۔

"کیا سچ میں۔۔۔میں اتنی خوبصورت ہوں؟"

"اخیر حسین ہو تم اور ان کپڑوں اور میک اپ میں تو کوئی بھی تم پہ مر مٹ سکتا ہے۔میری بات مانو تو ایسے ہی گھر چلی جاو تمہاری امی تو تمہیں دیکھتی ہی رہ جائیں گی۔"

"کیا سچ میں؟"

"ہاں اب میں بل دے دوں پھر سب اپنے اپنے گھر کی راہ پکڑتے ہیں۔"

نوشابہ نے بھی واپسی کی راہ لی اور پورا راستہ لوگوں نے اسے بری نظروں سے ہی دیکھا لیکن اسے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ رشک اور تعریفی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے ہیں۔ جب انسان کی نگاہوں پہ فریب کی پٹی بندھ جائے تو حقیقت ان نگاہوں سے اوجھل ہو جایا کرتی ہے۔

جب وہ گھر پہنچی تو اس وقت اس کے بہن بھائی سکول گئے ہوئے تھے۔ فلحال گھر میں اس کے ابو اور امی ہی موجود تھے۔ جب انہوں نے اپنی بیٹی کو اس حلیے میں دیکھا تو اس کے ابو جو نرم اور ٹھنڈے مزاج کے مالک تھے آج اپنی طبیعت کے بر خلاف غصے میں آ گئے۔

"یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے نوشابہ۔ اس لیے تمہیں شہر پڑھنے بھیجتے ہیں اور اس وجہ سے تمہیں دوستوں کے ساتھ جانے کی اجازت چاہیئے تھی۔"

اپنی بیٹی کو اس حلیے میں دیکھ کر ان کا غصہ ساتویں آسمان تک پہنچ رہا تھا۔

"ابو ان کپڑوں میں کیا برائی ہے؟"

ڈھٹائی سے جواب دیتی اس وقت وہ ان کی معصوم نوشابہ تو قطعاً معلوم نہیں ہو رہی تھی۔

حالانکہ خود بھی وہ ان کپڑوں میں ان کمفرٹیبل تھی مگر اپنے دفاع میں اسے کچھ نہ کچھ تو بولنا ہی تھا۔

"تمہیں لوگوں کی نگاہیں خود میں دھنستی محسوس نہیں ہوئیں؟ تم کب سے پردے سے باغی ہو گئی؟ بیٹیاں پردے میں اچھی لگتی ہیں۔ان کپڑوں میں تمہیں دیکھ کر لوگوں نے کتنے غلط خیالات سوچیں ہوں گے کیا تمہیں اس کا اندازہ بھی ہے؟۔

اس کو سمجھاؤ رخسانہ۔"

اپنی بیٹی کو سمجھانے کے بعد انہوں نے اپنی بیوی کو اسے سمجھانے کے لیے کہا اور خود غصے میں گھر سے باہر چلے گئے۔

"نوشی میرا پیارا بچہ تجھے تو دین کا پتا ہے میں نے تیری تربیت ایسی تو نہیں کی تھی کہ امیر دوستوں میں بیٹھ کر تو اپنی اقدار بھول جائے۔"

"میں کچھ نہیں بھولی ہوں امی"

تیکھے انداز اور چبھتے لہجے میں جواب دیا۔

"پھر تو اس حلیے میں کیوں موجود ہے؟"

"اتنی بڑی چادر لی تو ہوئی ہے۔اور اب کیا کروں؟"

تلخ سا جواب دیا۔

"بیٹا ہم تیرے بھلے کے لیے ہی کہہ رہے ہیں۔دنیا میں بہت بھیڑیے گھومتے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ تیری عزت پر کوئی حرف آئے۔"

"اتنے سے فیشن سے کچھ نہیں ہوتا امی۔ آپ گھر سے نکل کر تو دیکھیں۔ باہر کی دنیا میں لڑکیاں کتنے فیشن کرتی ہیں اور لوگ انہیں سراہتے بھی ہیں۔"

"بچے ایسی لڑکیوں کو لوگ صرف سراہتے ہی ہیں کوئی انہیں اپنے گھر کی عزت نہیں بناتا۔"

"بس کر دیں امی نکل آئیں اپنی پرانی اور دقیانوسی سوچ سے باہر۔ میں تھک چکی ہوں آپ کی نصیحتیں سن سن کر۔"

وہ پیر پٹختے کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے اس کی ماں اپنی بیٹی کے دن بہ دن بدلتے رویے پہ پریشان کھڑی رہ گئی۔

اگلے دن جب وہ کالج گئی تو اس کی دوستوں نے ایکسائیٹڈ ہو کر اس سے کپڑوں کی بابت استفسار کیا۔

"تجھے ان کپڑوں میں دیکھ کر تو آنٹی تجھ پر صدقے واری جا رہیں ہوں گی۔آخر کو اتنی حسین بیٹی ہے ان کی۔"

"نہیں۔۔۔بلکہ مجھے امی ابو دونوں سے ڈانٹ پڑی ہے۔"

اس نے منہ لٹکاتے جواب دیا۔

"لو بھئی مجھے تو تمہارے ماں باپ پہ حیرت ہو رہی ہے۔"

مشعل نے منہ بسورتے اس کے ماں باپ پہ تنقید کی۔

"اچھا یہ لو اپنے کپڑے میں نے گھر جا کر فوراً اتار دیئے تھے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے فوراً بات بدلی۔

"تم رکھ لو تم پہ بہت سجے تھے میری طرف سے تحفہ سمجھ لو بالکل نئے تھے۔"

"لیکن میں نے کونسا دوبارہ پہننے ہیں؟"

"کیوں نہیں پہننے؟"

"ویسے ہی"

دل ہی دل میں وہ امی ابو کی ڈانٹ سے بھی ڈر رہی تھی۔

"اب تم میرا دل توڑ رہی ہو۔"

نروٹھے پن سے کہتے ہوئے وہ نوشابہ کے نرم دل میں گلٹ ڈال رہی تھی۔

"اچھا اچھا میں ضرور پہنوں گی۔"

اس نے کپڑوں والا شاپر واپس اپنے بیگ میں ڈال لیا۔

ایک ہفتہ بعد مشعل نے اٹلی جانے کا اعلان کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"واہ مشعل تیرے تو صحیح مزے ہیں۔"

دوستوں کے گروپ سے عالیہ نے قابل رشک انداز میں مشعل کو کہا۔

"ہاں یہ تو ہے۔"

"تو اتنی اچانک بتا رہی ہے۔"

"یار وہ بابا کو آفس والوں نے فیملی ٹرپ پر بھیجا ہے۔ ہمیں بھی کل ہی بابا نے بتایا۔

دو ہفتہ بعد کی فلائٹ ہے۔"

"کتنی دیر کا سٹے ہوگا؟"

نوشابہ نے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ایک مہینے کا تھا مگر میں نے کہہ دیا کہ میرا کالج ہے تو میں زیادہ دیر نہیں رکوگی اس لیے اب صرف ایک ہفتہ ہی رکیں گے۔"

"یار کالج تو چلتا ہی رہتا ہے تو اتنا اچھا موقع کیوں ضائع کررہی ہے۔"

ارم نے اسے نادر مشورے سے نوازا۔

"مجھے کونسا ایسے مواقع کی کوئی کمی ہے جب دل کیا چلی جاوں گی۔"

متکبرانہ انداز میں کہتی مشعل ان سب کو حسرت میں مبتلا کرچکی تھی۔

"ہاں یہ بھی ہے۔"

www.novelsclubb.com

ساری دوستوں نے اس سے فرمائشیں کرنا شروع کر دیں ماسوائے نوشابہ جسے اب اپنی قسمت بہت بری لگ رہی تھی۔ زندگی کی ساری محرومیوں نے ایک ایک کر کے وارد ہوتے اسے اپنے شکنجے میں پھانسنا شروع کر دیا تھا۔

ایک ماہ برق رفتاری سے حالات وواقعات کو بدلتا، تغیرات برپا کرتا، نت نئے اصول قائم کرتا گزر چکا تھا۔ اس وقت نے بہت کچھ بدل کر رکھ دیا تھا۔ مشعل، اٹلی سے واپس آچکی تھی اور اپنی دوستوں کو نہایت تفاخر سے تصاویر بھی دکھا چکی تھی۔ وہ دوستوں کے لیے چند ایک گفٹس بھی لے کر آئی تھی جس پر وہ سب اس پر قربان ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

نوشابہ اپنی دوستوں کے رنگ میں رنگنا شروع ہو چکی تھی۔ گھر سے تو یونیفارم پہن کر ہی آتی تھی مگر جب کبھی کالج میں کوئی فنکشن ہوتا تو وہ کالج آکر ماڈرن کپڑے پہن لیتی جو مشعل ہی اس کو لا کر دیتی تھی۔

ساری لڑکیاں اس کے حسن کی تعریف کیا کرتی تھی جس پر وہ مسکراہٹ دبائے شرما جایا کرتی تھی۔ایسے ہی کالج میں ایک فنکشن ہوا جس پر چند لڑکیوں نے ڈانس کرنا تھا۔نوشی نے بھی اس میں بھر چڑھ کر حصہ لیا۔گھر میں اس نے یہی بتایا تھا کہ اس کی ایکسٹرا کلاسز ہوتی ہیں مگر کالج آکر وہ ڈانس پریکٹس کیا کرتی تھی۔

ایونٹ بڑے لیول پر کیا گیا اس نے اپنی دوستوں کے ساتھ مل کر ڈانس کیا اور خوب داد وصول کی۔

"واہ نوشی تم تو بہت پیارا ڈانس کرتی ہو۔"

ایک کلاس فیلو نے اس سے کہا جس پر وہ چہرے پر شرمیلی مسکان سجائے تعریف وصول کر رہی تھی۔جبکہ ضمیر بار بار ملامت کر رہا تھا جس کو وہ تھپک کر سلائے جا رہی تھی۔

"سکھایا کس نے ہے۔"

مشعل نے فوراً کریڈٹ لیا۔

"ہاں یہ سب مجھے مشعل نے ہی سکھایا ہے۔ یہ بہت ٹیلنٹڈ ہے۔"

کھلے دل سے اس کی تعریف کی جس پر وہ مزید اکڑ گئی۔

"اچھا ذرا میرے ساتھ تو آؤ یار"

نوشابہ کو لیے وہ ایک سائیڈ پر چلی گئی۔

"کیا ہوا؟"

"یار تمہیں گفٹ پسند آیا۔"

"ہاں بہت خوبصورت تھا۔"

"مجھے پتا تھا تمہیں بہت پسند آئے گا۔ ویسے اب تو تم بھی اپنے لیے اچھی شاپنگ کیا کرو۔"

"میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے۔ یہ کپڑے بہت مہنگے ملتے ہیں۔"

"میں نے تو تم سے کہا تھا کہ تمہارے والدین تمہیں جان بوجھ کر پیسے نہیں دیتے ہونگے لیکن تمہیں ان پر کچھ زیادہ ہی یقین ہے۔"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔"

اس کا یقین اب ڈگمگانا شروع ہو چکا تھا۔

"چلو خیر تمہاری مرضی"

مشعل وہاں سے چلی گئی اور نوشابہ کی سوچوں کا محوراب کسی اور جانب گردش کر رہا تھا۔

گھر آنے سے پہلے اس نے جینز اور ٹی شرٹ تبدیل کی اور یونیفارم پہنا۔ جب وہ گھر آئی تو لیٹ ہو چکی تھی۔

"نوشی تمہاری پڑھائی تو بہت مشکل ہو گئی ہے۔میں نے تمہارے ابو سے کہا ہے کہ اب آدھا کلو کی بجائے ایک کلو دودھ لیا کریں یا پھر ہم پانی والی چائے پی لیا کریں گے مگر تو دودھ پیا کر۔ صحت ہو گی تو ہی دماغ چلے گا۔"

اس کے ضمیر نے اس کو جھنجھوڑا مگر اس نے ضمیر کو بری طرح جھٹک دیا۔

"تھک گئی ہو گی اتنا پڑھتی ہے میری بچی چل جا کر آرام کر۔میں نے ساگ بنایا ہے تجھے پسند ہے ناں میں گرم گرم مکئی کی روٹی بنا کر لاتی ہوں۔"

"نہیں امی بھوک نہیں ہے۔"

"نوشی بھوک کیوں نہیں ہے۔ہاں سچ پورا دن خوار ہو کر آتی ہو بھوک مر جاتی ہو گی۔میں سوچ رہی تھی کہ میں بھی کسی کے گھر کام کر لوں۔آدھا دن ادھر کام کر لیا کروں گی تو تیرا خرچہ نکل آیا کرے گا پھر میری بچی بھوکی نہیں رہا کرے گی۔"

www.novelsclubb.com

اس کی حرکات سے یکسر لاعلم وہ اس کی خاطر محنت مزدوری کرنے کے لیے بھی تیار تھیں۔

"امی کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کے گھر کام کرنے کی۔"

"لیکن نوشی تو بھوکی گھر آجاتی ہے۔"

"کل سے گھر جلدی آجایا کروں گی۔اب نہیں میں بھوکی رہتی۔"

اپنی امی کے گلے لگتے اس نے ماں کو تسلی دی۔حالانکہ خود وہ وہاں سے کھا کر ہی آیا کرتی تھی۔

"اللہ تیرا نصیب بہت اچھا کرے میری نوشی۔"

اپنی امی کی دعا پہ آمین کہتے وہ اپنے مشترکہ کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اب وقت پر گھر آنا شروع کر دیا تھا۔ مشعل ہر روز کہیں نہ کہیں جانے کا پلان بناتی رہتی تھی مگر فلحال اس نے کالج کے علاوہ کہیں بھی آنا جانا ترک کر دیا تھا۔

ایسے ہی ایک دن وہ وقت سے پہلے گھر آ گئی تو بغیر دعا سلام کے ہی کمرے کی جانب چلی گئی۔ اس کی ماں یقیناً اپنے کمرے میں تھی اسی لیے ڈیوڑھی میں نظر نہیں آ رہی تھی نہ ہی وہ چولہے کے پاس موجود تھی۔ وہ اپنے کمرے سے باہر آئی جب اسے دوسرے کمرے سے اپنے ابو کی آواز آئی۔

"اچھا ابو بھی آ گئے ہوئے ہیں خیر ان کے پاس کونسا کوئی گاڑی یا بائیک ہے جو ان کے آنے جانے کا پتا چلے گا۔"

تلخ الفاظ میں وہ یہ سوچیں سوچ ہی رہی تھی کہ ابو کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"زیور سنبھال کر رکھا ہوا ہے ناں رخسانہ"

"ہاں جی محفوظ جگہ پر ہی رکھا ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔"

اس نے یہ الفاظ سنے تو اسے مشعل کی ساری باتیں سچ محسوس ہونے لگی۔

"اس کا مطلب یہ ڈھونگ کرتے ہیں۔مجھے انہوں نے غربت کی زندگی دی ہے اور خود زیور بنائے جا رہے ہیں۔مجھے آج تک یہی کہا کہ ہماری جمع پونجی تو تم لوگ ہی ہو۔سہی کہہ رہی تھی مشعل،میں ایسے ہی ان کو بھولا سمجھ رہی تھی۔"

وہ اپنے والدین کے بارے میں اب غلط سوچیں سوچ رہی تھی۔اس کے ابو کمرے سے باہر آئے تو اس کو وہاں کھڑے پایا۔

"نوشی کب آئی؟"

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ابو"

"اچھا اپنی امی کو بتا دینا میں جا رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔"

وہ چلے گئے تو نوشابہ امی ابو کے کمرے کی جانب آئی جہاں اس کی ماں الماری بند کر رہی تھی۔

"امی، ابو کہہ رہے تھے وہ جا رہے ہیں۔"

نوشابہ کی اچانک آمد پر وہ گھبرا گئیں پھر سنبھل کر دروازہ کی جانب آئیں۔

"تم کب آئی نوشی؟"

"ایک تو میں تنگ آگئی ہوں جسے دیکھ لو یہی سوال پوچھے جا رہا ہے۔ کہتی ہیں تو واپس چلی جاتی ہوں۔ پتا نہیں کیوں میں وقت سے پہلے گھر آگئی۔"

غصے سے پیر پٹختے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور زور سے دروازہ بند کر لیا۔ اس کی امی کو تو اس کے غصے کی وجہ ہی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ اتنی دیر میں کچھ جلنے کی بو آئی تو یاد آیا کہ ہانڈی چڑھائی تھی جو یقیناً نیچے لگ چکی تھی۔ وہ فوراً چولہے کے پاس

گئیں۔ چھوٹے بہن بھائی سکول سے واپس آئے تو کمرے سے کپڑے لینے کے لیے جب دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ غصہ سے باہر آئی۔

"کیا مسئلہ ہے تم سب کو، چین نہیں ہے کیا؟ جب دیکھو شور کرتے رہتے ہو۔ایک علیحدہ کمرہ بھی نہیں ہے میرے پاس کہ میں سکون سے ہی رہ لوں۔"

وہ غصہ سے بولتی جارہی تھی اور اس کی سب سے چھوٹی بہن جو ابھی دوئم جماعت میں تھی وہ اس کے غصے سے ڈر کر اب کہ رونا شروع ہو چکی تھی۔

"بس کر نوشابہ میں کب سے تیری فضول باتیں سن رہی ہوں۔ شرم کر لے چھوٹے بہن بھائی ہیں اور جتنا یہ کمرہ تیرا ہے اتنا ہی ان کا بھی ہے۔ آئندہ یہ بدتمیزی نہیں کرنا۔"

اپنی چھوٹی بیٹی کو چپ کرواتے ہوئے وہ اس کو بھی ڈانٹ رہی تھی۔

"میں ہی بری لگتی ہوں سب کو میں نے یہاں سے چلی ہی جانا ہے۔"

اس بات پر اس سے چھوٹا اور باقی دونوں سے بڑا بھائی اس کے پاس آیا۔

"آپا، آپ ہمیں ڈانٹ لیں لیکن کہیں نہیں جائیے گا۔ ہم آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔"

وہ آنکھوں میں آنسو لیے اپنی آپا کو منا رہا تھا جو بلاوجہ غصہ دکھا رہی تھی۔

"اچھا میں کہیں نہیں جاتی موٹو اب چپ کر جاو۔"

اس کا بھائی اس کے گلے لگ گیا آج اسے آپا کا موٹا کہنا بھی برا نہیں لگا تھا۔ حالانکہ وہ بالکل بھی موٹا نہیں تھا مگر اس طبقے میں بچوں کو الٹ ناموں سے ہی بلایا کرتے تھے۔ جیسے کہ اپنی آپا سے پٹا وہ کمزور لیکن پیارا سا بچہ۔

امتحانات شروع ہونے والے تھے مگر مشعل کے ساتھ گپیں ہانکتے ہوئے اس کا وقت ضائع ہو رہا تھا جس کا اسے احساس تک نہیں ہوتا تھا۔

امتحانات کے نتائج نہایت مایوس کن تھے۔اتنی ذہین اور اعلی نمبر حاصل کرنے والی نوشابہ پاسنگ مارکس سے بمشکل پاس ہی ہوئی تھی۔اس کے پورے گروپ کے حالات اس سے بھی بدتر تھے کوئی فیل ہو گئی تھی تو کوئی ایک دو نمبروں سے فیل ہونے سے محفوظ ہو گئی تھی۔

اس کا دل اداس ہو گیا تھا مشعل نے سارا قصور والدین کا نکالا۔اس کے نزدیک ان سب کے والدین کی کوتاہیوں کی وجہ سے وہ اچھے نمبر نہ لے سکیں۔

نوشابہ گھر آئی تو اس کا منہ لٹکا ہوا تھا اس کی امی نے جب وجہ پوچھی تو وہ پھٹ پڑی۔

"ہر وقت حالات کا رونا روتے رہتے ہیں کبھی خیال نہیں آیا کہ اس وجہ سے مجھے کتنی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔پتا نہیں میں غریب گھر میں کیوں پیدا ہو گئی میری ہی قسمت خراب تھی۔اس غربت نے مجھے ذہن سے بھی خالی کر دیا ہے۔فیل ہوتے ہوتے بچی ہوں۔"

یہ کہتے ہی وہ ٹھک سے دروازہ بند کرتی کمرے کی چٹخنی لگا گئی۔

"اب میں بھی ان کا زیور اٹھاؤں گی مجھے ترساتے ہیں اور خود جوڑ جوڑ کر رکھ رہے ہیں۔پتا نہیں قبر میں لے کر جانا ہے۔"

جذبات میں بہتی،مایوسی اور غصے میں اندھی ہوتی وہ چوری تک کرنے کا منصوبہ بنا بیٹھی۔

اگلے روز اس نے کالج سے چھٹی کر لی۔جب اس کی امی نے اسے ہمسایہ کی عیادت کے باعث گھر سے جانے کی اطلاع دی تو اس وقت گھر میں اس کے علاوہ کوئی اور موجود نہ تھا۔اس نے امی کے جانے پر باہر کا دروازہ بند کیا اور ان کے کمرے میں چلی آئی۔اس دن جب اس کی امی الماری کے پاس کھڑی تھی تو اس کی آمد پہ ان کا گھبرانا اس نے بخوبی محسوس کیا تھا۔اس لیے بغیر شش و پنج وہ سیدھا الماری کے پاس گئی اور اس کے پٹ وا کیے اور کپڑوں کے اندر دیکھنے لگی۔ایک پرانی سی چادر میں لپٹا ایک جیولری کا ڈبہ اس کے ہاتھ لگا۔جب اس نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں

خوبصورت، نفیس سا تقریباً ڈیڑھ تولہ سونے کا سیٹ موجود تھا۔اس کو دیکھ کر اس کی خوشی دیدنی تھی۔اس نے ڈبے سے سیٹ نکالا اور خالی ڈبہ واپس چادر میں لپیٹتے اور کپڑے ٹھیک سے رکھتے الماری بند کر کے واپس اپنے کمرے میں آئی۔ چمکتے سونے کے سیٹ کو بار بار دیکھ کر بھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اسے دیکھتی ہی جائے لیکن اس سے پہلے کہ کوئی آتا اس نے فوراً اس سیٹ کو اپنے کالج بیگ میں ڈال دیا۔

اگلے روز اس نے ایک جیولری شاپ پہ جا کر اسے بیچ دیا اور اتنی ساری رقم اپنے ہاتھ میں دیکھ کر اس کی باچھیں کھل گئی تھی۔

گھر کے کاموں میں مصروف ماں نے دوبارہ جب بھی الماری کھولی تو ڈبہ کو دیکھ کر یقین دہانی کر لی اور یہ سلسلہ اسی طرح رواں دواں رہا۔نوشابہ کے تیور بدلنا شروع ہو گئے تھے۔اس نے مہنگے اور خوبصورت کپڑے اور جوتے پہننا شروع کر دیے تھے۔اگر اس کی ماں ان کپڑوں، جوتوں کے بارے میں پوچھتی تو وہ یہ کہہ دیتی کہ اس کی دوستوں نے تحفہ کے طور پر دیے ہیں۔ کبھی وہ اپنی دوستوں کو پارٹی پر لے

کر جاتی تو کبھی کبھار اچھا کھانا گھر بھی لے آتی جب گھر والے اس سے پوچھتے کھانا کہاں سے آیا تو وہ یہ کہہ دیتی اس کی دوستوں نے ان کے لیے بھجوایا ہے۔اس کے بہن بھائیوں کو تو اپنی آپا کی دوستیں بہت اچھی لگنے لگی تھیں جو کبھی پیزا تو کبھی بریانی بھجواتی تھیں۔

ایک روز اس کے ابو نے اس کی امی سے سونے کا سیٹ نکال کر لانے کو کہا۔جب رخسانہ صاحبہ نے ڈبہ کھولا تو اسے خالی پایا۔

"نوشی کے ابا مجھے سیٹ کہیں نہیں مل رہا میں نے سارا کمرہ چھان مارا ہے۔چپہ چپہ دیکھ لیا ہے صرف خالی ڈبہ ہی موجود ہے مجھے لگتا ہے کہ سیٹ چوری ہو گیا ہے۔"

اس کی امی کا تو دل ہی ہول اٹھا تھا۔چوری کا سنتے ہی اس کے ابو کا ہاتھ فوراً اپنے دل پر پڑا۔اور وہ اسی لمحے زمین بوس ہو گئے۔اس وقت گھر میں چھوٹے بہن بھائی ہی موجود تھے جو اپنے ابو کی حالت پر گھبرا گئے تھے۔

چھوٹی بہن اپنی ماں سے لپٹی ڈری سہمی بیٹھی تھی۔ایک بھائی بھاگ کر ہمسایہ کو بلانے گیا تو ایک بھائی نے ابو کی جیب سے پرانا اور ٹوٹا پھوٹا فون نکال کر اپنی آپا کی دوست کے نمبر پر فون کیا کیونکہ اس وقت آپا کو یہاں ہونا چاہیے تھا شاید وہ ابو کو سنبھال لیتی وہ تو سائنس پڑھتی ہے ناں، انہوں نے تو ڈاکٹر بننا ہے ناں۔۔۔

مشعل کے نمبر پر جب کال آئی تو اس وقت وہ لوگ ڈانس پارٹی میں مصروف تھے اس لیے اس کو کال کی آواز سنائی نہیں دی۔

اس کا بھائی ہمسایوں کے کسی بڑے کو بلا لایا تھا جنہوں نے اپنے بیٹے کو رکشہ لینے بھیجا۔رکشہ آیا تو وہ ان کو لیے ہسپتال آئے۔اس وقت اس کی امی اور اس سے چھوٹا لیکن باقی بہن بھائیوں میں بڑا بھائی ہی ابو کے ساتھ موجود تھے۔

ہسپتال جا کر پتا چلا کہ ان کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔اب ان کے پاس علاج کے پیسے بھی نہیں تھے۔اس کی امی کا رو رو کر برا حال ہو چکا تھا۔اس کا بھائی جب امی کے لیے پانی لینے کی غرض سے باہر آیا تو سڑک پر اپنی آپا کو بغیر چادر لیے جینز اور شرٹ پہنے دیکھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر پہلے تو اسے پہچاننے میں دقت ہوئی لیکن پہچان ہونے پر وہ فوراً بھاگ کر اس کے پاس آیا۔

"آپا آپا۔۔"

نوشابہ نے جب اپنے بھائی کو دیکھا تو پریشان ہو گئی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے گھر والوں کو اس کے اس حلیے کا علم ہو۔

"آپا، ابو کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔"

"کیا؟"

اس نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"آپا چلیں امی کو آپ کی ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس وقت کہیں سے بھی وہ اس کا چھوٹا بھائی نہیں لگ رہا تھا۔بلکہ بڑوں کی طرح سنجیدگی اوڑھے،ذمہ داری کا احساس لیے وہ اس کے سامنے موجود تھا اس کا چھوٹا بھائی۔

وہ اپنے بھائی کے ساتھ ہسپتال کی سر دراہداریوں سے گزر رہی تھی جہاں لوگ پلٹ پلٹ کر اس واہیات حلیے والی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔جب وہ امی کے پاس آئی تو امی تو اسے اس حلیے میں دیکھ کر اپنا رونا بھول چکی تھی۔اس نے روتے ہوئے ماں کے گلے لگنا چاہا تو اس کی ماں نے اسے خود سے دور دھکیلا۔اس نے جب اپنی امی کو خود کو سر تا پا دیکھتے پایا تو خود کی حالت پر غور کیا۔ایک لمحے میں شرمندگی نے اس کو آن گھیرا۔وہ کسی صورت بھی اپنی فیملی کے سامنے اس حلیے میں نہیں آنا چاہتی تھی۔

"یہ تربیت کی ہے میں نے تیری،تو شہر آکر یہ پڑھائی کرتی ہے۔"

ہاتھ کے اشارے سے اوپر سے نیچے تک اس کے حلیے کو پھٹی نگاہوں سے دیکھتیں وہ شدید غصے اور صدمے میں آئیں۔

پیچھے سے آتی مشعل اس کو دیکھ کر اس کے پیچھے ہی رک چکی تھی۔

"امی، ابو کو کیا ہوا ہے؟"

"مجھے سچ سچ بتا وہ زیور تو نے اٹھایا ہے ناں۔"

اپنی بیٹی کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر ان کے دماغ نے انہیں وارننگ دی لہٰذا انہوں نے اس سے یہ سوال پوچھا۔

"کون۔۔کونسا زیور امی؟"

ہکلاتے ہوئے سوال کیا۔

"جھوٹ مت بولنا۔ تیرے ابو کو اسی سیٹ کے چوری ہونے پر ہارٹ اٹیک آیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں تو وہ زیور ہمارے لیے ہی تھا اگر میں نے اٹھالیا تو اس میں کونسی برائی ہے۔"

اس نے کمزور سا دفاع کرنا چاہا۔ جس پر رخسانہ بیگم نے ایک زوردار تھپڑ اس کے خوبصورت چہرے پر دے مارا۔

اس کے پیچھے موجود مشعل حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔

"وہ تیرا یا میرا زیور نہیں تھا۔ تیرے ابو کے ایک دوست نے اپنی امانت رکھوائی تھی انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے بنوایا تھا لیکن ان کی بیوی کے علاج کے لیے انہیں اس زیور کو بیچنا تھا۔ یا اللہ! تو نے کتنے لوگوں کو مصیبت میں ڈال دیا۔"

اس کی ماں اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ اس کے بھائی نے اپنی آپا کی جانب سے رخ موڑ کر اپنی امی کو سنبھالا جو نڈھال ہو رہی تھی۔ اور نوشابہ تو اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے نیچے ہی بیٹھتی چلی گئی۔ مشعل نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا تو اس کی امی کی نظر اس کی جانب اٹھی۔ انہوں نے دھندلائی ہوئی آنکھوں سے اسے پہچاننے کی کوشش کی۔

اتنی دیر میں بڑے صاحب کے گھر کام کرنے والی ایک ملازمہ جو کہ رخسانہ صاحبہ کی سہیلی تھی وہ یہاں آئی اور اپنی بیٹی کو یہاں دیکھ کر اسے تعجب ہوا۔

"مشعل تو یہاں کیا کر رہی ہے اور یہ کیا پہنا ہوا ہے۔"

فہمیدہ نے اپنی بیٹی سے استفسار کیا۔

"امی آپ یہاں؟"

مشعل نے نہایت دھیمی آواز میں کہا۔وہ اپنی ماں کو یہاں دیکھ کر حیران تھی اور نوشابہ جو اس کے الفاظ سن چکی تھی وہ دنگ رہ گئی۔ایک جھٹکے سے زمین سے اٹھتی وہ مشعل کے روبرو کھڑی ہو گئی۔

"کیا تم فہمیدہ خالہ کی بیٹی ہو؟"

اس نے فہمیدہ صاحبہ کی طرف اشارہ کیا جو اب رخسانہ صاحبہ کو تسلی دے رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم انہیں جانتی ہو؟"

مشعل نے حیرت سے اس سے پوچھا۔

"میں نے پوچھا کیا تم فہمیدہ خالہ کی بیٹی ہو؟"

"ن۔۔۔نہیں تو"

ان الفاظ پر ایک زناٹے دار تھپڑ کی گونج نے ہسپتال کے سرد ماحول میں گرماہٹ پیدا کی اور یہ تھپڑ مارنے والی کوئی اور نہیں اس کی ماں تھی۔

"ارے لڑکی تجھے پیدا کرنے کے بعد پوری عمر تجھے پالا پوسا۔ تیری بے جا خواہشات اور ضدوں کو پورا کرنے کے لیے لوگوں کے گھروں میں کام کیے۔ تیرا باپ تیری فرمائشیں پوری کرنے کے لیے رات رات تک مزدوری کرتا ہے اور تو نے مجھے ماں ماننے سے ہی انکار کر دیا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان کا تو کلیجہ پھٹ رہا تھا جس اولاد کی خاطر انہوں نے اپنے آپ کو قربان کر چھوڑا تھا وہ ان سے دستبر دار ہو رہی تھی۔ دوست کی حقیقت جان کر نوشابہ کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔

"تم۔۔ تم نے مجھ سے جھوٹ بولے۔ میری زندگی برباد کر دی تم نے۔ میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا۔ تمہارے دکھاوے نے مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کیا۔ تمہارے کہنے پر میں نے یہ بیہودہ کپڑے پہننے شروع کر دیے۔ تمہاری باتوں میں آ کر میں نے اپنے ہی گھر میں چوری کر دی۔ میرا باپ زندگی موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ تمہاری صحبت میں، میں برباد ہو گئی۔"

www.novelsclubb.com

شدت غم سے اس کا دل پھٹ رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی سر میں ہتھوڑے مار رہا ہو۔ اس کی ٹانگیں اس کا ساتھ دینے سے انکاری ہو رہیں تھیں۔

"اے بس۔۔ مجھے کیوں سنا رہی ہو۔ تم چھوٹی بچی تھی جسے سمجھ نہیں تھی کہ میں نے جو کہا تم وہ کرنے لگ گئی۔"

"کاش کہ تم میرے سامنے اتنا دکھاوا نہ کرتی کہ تم جیسا بننے کی غرض سے میں نے اپنے دین اور فیملی کو بہت پیچھے چھوڑ دیا۔"

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ کیا میرا دل نہیں کرتا تھا کہ میں بھی امیر دکھوں۔ جب لوگوں کے پاس خوبصورت کپڑے، جیولری اور مہنگے فون دیکھتی تھی تو میرا بھی دل للچاتا تھا۔ اگر میں نے اماں کی مالکن کی بیٹی کے پرانے کپڑوں اور جیولری کو نیا کہہ کر پہن لیا تو کونسا گناہ کر دیا۔ کیا ہوا اگر میں نے امیر ہونے کی اداکاری کر لی؟"

"ہر ایک اپنے گناہ کو جسٹیفائی کر لیتا ہے مگر گناہ کو مانتا کوئی نہیں ہے۔ مگر میں اب تم جیسی نہیں بنوں گی مشعل۔ میں محنت سے کماؤں گی لیکن کبھی کسی کے سامنے دکھاوا نہیں کروں گی نہ جھوٹا اور نہ ہی سچا۔ میں نہیں چاہتی کہ میرے کسی عمل سے کسی کی زندگی کی ساری حسرتیں اس پر وارد ہو جائیں۔ ہاں نوشابہ خود سے وعدہ کرتی ہے کہ آئیندہ وہ کسی غلط راستے کا انتخاب نہیں کرے گی۔"

رخسانہ صاحبہ نے روتی آنکھوں سے اپنی نوشی کو دیکھا جو غلط صحبت اور کسی کے جھوٹے دکھاوے کے پیچھے خود کو تباہ کرنے کے دہانے پر تھی مگر اب اس نے سدھرنے کا وعدہ کیا تھا اور انہوں نے اپنی اولاد کو پورے دل سے ہدایت کی دعا دی تھی۔

ختم شد